OPEN ACCESS: Al-Aijaz Research Journal of Islamic Studies & Humanities
ISSN (ONLINE): 2707-1219 & ISSN (PRINT): 2707-1200
http://www.arjish.com
DOI: https://doi.org/10.53575/u17.v6.02(22)181-192

جاراللہ زمخشری کا تفسیر کشاف میں منہج واسلوب: ایک تحقیقی جائزہ

Jarullah Zamakhshri's Commentary on Manhaj and Style in Kashaf:
A Research Review

DR. UZMA BEGUM
Principal Govt Postgraduate Girls College Khrick, Rawalakot, Azad Kashmir.
Email: druzma2017@gmail.com

PROFESSOR DR. MATLOOB AHMAD
Chairman, Department of Arabic and Islamic Studies, The University of Faisalabad.
Email: dr.matloobahmed786@yahoo.com

MUHAMMAD QASIM
Doctoral Candidate, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad, Pakistan.
Email: m.qasim2937@gmail.com

MUBASHAR HASNAIN
M.Phil Scholar, Department of Islamic Studies, The University of Faisalabad, Pakistan.

Received on: 12-05-2022 Accepted on: 15-06-2022

Abstract

Popularly known as Al-Kashshaaf is a commentary on the Quran by Al-Zamakhshri written in the 12th century.it is famous for its deep linguistic analysis, demonstrations of supremacy of declamation of Quran and the representation literary elements and figurative speech of Quran. In this tafsir, Al-Zamakhshri referred to many older works and commentaries, especially Zeccac'sMean'il Quran. Islamic jurisprudence is deduced according to the Hanfi school of thought. Some sufi origin and comments are criticized. One of the most criticized aspects of Al-Zamakhshri's interpretation of Quranic verses according to the Mu'tazillah view point. Although Sunni scholars have recognized his book as a landmark. The research concludes by arguing that the tafsir provide a comprehensive source of linguistic, consistent with instinct and reason, and emphasizes that Quran has possessed ability to answers to all of today's issues. The tafsirKashshaaf is basic key and source for those people who raise the questions on the text of Quran especially orientalists.

Keywords: Al-kashshaaf, Zamakhshri, linguistic, Quran, Mu'tazillah viewpoint

قرآن مجید ایک زندہ جاوید معجزہ ہے۔ قرآن مجید کے معجزہ ہونے پر اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ چودہ سو سال سے قرآن مجید کی مختلف فکر سے تعلق رکھنے والے تفاسیر کرتے چلے آرہے ہیں۔ علم تفسیر ایک بہت ہی وسیع عنوان ہے۔ مختلف مسالک اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین قرآن مجید پر لکھتے چلے آرہے ہیں۔ ہر مفسر نے قرآن مجید کی نئے جہت سے تفسیر و تشریح ذکر کی ہے۔ کسی نے تفسیر القرآن بالقرآن کی تو کسی نے تفسیر القرآن بالحدیث لکھ دی ہے۔ خلافت عباسیہ میں جب مسلمانوں کے ہاں علوم وفنون اوج ثریا چھور رہے تھے تو اس دوران قرآن مجید کی تفسیر فنی علوم کی بنیاد پر بھی ہوئی ہے۔ خلافت بنو عباس کے عہد ہی میں امام جاراللہ زمخشری نے تفسیر کشاف لکھی ہے۔ تفسیر کا مکمل نام ''الکشاف عن حقائق التنزیل و عیون الاقاویل فی وجوہ التاویل'' ہے۔ علم بلاغت، ادب، نحو اور لغت کے اعتبار سے تفسیر کشاف کو دیگر تفاسیر پر فوقیت حاصل ہے۔ ذیل میں تفسیر کشاف کے منہج واسلوب کا جائزہ لیا جائے گا۔ لیکن منہج واسلوب سے پہلے جاراللہ زمخشری کے احوال وآثار ذکر کئے جاتے ہیں۔

احوال وآثار امام زمخشری:

ولادت و تربیت:

محمود بن عمر بن محمد بن عمر الخوارزمی جو کہ زمخشری کے نام سے مشہور ہیں(۱) ولادت زمخشر کے مقام پر ۴۶۷ھ رجب کے مہینہ میں ہوئی ہے۔ زمخشری نے ایسے خاندان میں پرورش پائی ہے جو دولت کے لحاظ سے غریب تھا. لیکن علم وادب سے مالا مال تھا(۲) زمخشری نے طلب علم کے لئے بخاریٰ(۳) مکہ اور بغداد کا سفر کیا ہے. آپ کا ایک پاؤں کٹا ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی علم کی تلاش کے لئے عصا کے سہارے سفر کرتے تھے(۴) امام زمحشری بہت بڑے ادیب، شاعر، روایت اور درایت کے جاننے والے تھے۔

زمخشری کے شیوخ:

۱۔ابو مضر الضبی الاصبہانی:

مکمل نام محمود بن الجریر الضبی الاصبہانی ہے اور یہ وہ شخص ہیں جنہوں نے خوارزم میں معتزلی مسلک کو پھیلایا۔ان کے پاس علم حاصل کرنے کے لئے ہر وقت بہت بڑا اجتماع رہتا تھا۔ ۵۰۷ھ کو مرو(۵) میں فوت ہوئے ہیں(۶)۔

۲۔ابن کرامہ: نام:

محسن بن محمد بن کرامۃ الجشمی البیہقی، حنفی معتزلی ہیں۔ ولادت ۴۱۳ھ، اور ۴۹۴ھ کو مکہ میں قتل کئے گئے۔(۷)

تلامذہ: امام زمخشری کے درج ذیل مشہور تلامذہ کے نام پیش خدمت ہیں:

- **محمد البقالی:** مکمل نام ابو الفضل محمد بن ابی القاسم البقالی الخوارزمی وفات ۵۶۲ھ۔(۸)
- **ادیب ابو الحسن:** مکمل نام علی بن محمد بن عالی بن احمد بن ہارون وفات ۵۶۱ھ ہے۔(۹)
- **ابو المؤید:** موفق بن احمد بن ابی سعید اسحاق المعروف خطیب خوارزم، وفات ۵۶۸ھ(۱۰)

وفات:

علامہ زمخشری مکہ سے لوٹنے کے بعد عرفہ کی رات ۵۳۸ھ کو جرجانیہ میں فوت ہوئے۔(۱۱)

تصانیف:

علامہ زمخشری کی درج ذیل تصانیف ہیں:

(۱)الکشاف فی تفسیر القرآن
(۲)الفائق فی غریب الحدیث
(۳)الکلم النوابغ فی المواعظ
(۴)الرائض فی الفرائض
(۵)المنہاج فی الاصول
(۶)الانموذج فی النحو والمفصل
(۷)الامالی
(۸)اساس البلاغۃ
(۹)جواہر اللغہ
(۱۰)کتاب الاسماء
(۱۱)القسطاس فی علم العروض
(۱۲)ربیع الابرار فی الادب والمحاضرات
(۱۳)شرح کتاب سیبویہ
(۱۴)دیوان التمثیل
(۱۵)دیوان شعر۔

تفسیر کشاف کا تعارف:

امام زمخشری کی تصنیفات میں سب سے زیادہ شہرت تفسیر کشاف کو ملی ہے۔ تفسیر کا مکمل نام ''الکشاف عن حقائق التنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل'' ہے۔ یہ تفسیر چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ متعدد بار بہت سے مقامات سے طبع ہو چکی ہے۔ علامہ زمخشری نے حرم کعبہ میں ۵۲۶ھ کو اس تفسیر کا آغاز کیا تھا اور تیس سال سے زائد عرصہ میں مکمل کیا۔(۱۴)

تفسیر کشاف کے مصادر:

علامہ جاراللہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں درج ذیل مصادر پر اعتماد کیا ہے۔ کتب تفاسیر میں سے تفسیر مجاہد(۱۵)، تفسیر معانی القرآن للزجاج (۱۶)اور تفسیر الرمانی(۱۷) کو ترجیح دی ہے۔ امام زمخشری نے احادیث، زیادہ تر مستند کتب حدیث مثلاً صحیح بخاری(۱۸)اور صحیح مسلم(۱۹) سے جمع کی ہیں۔ لغت، اشعار اور نحو کے قواعد کے لئے کتاب سیبویہ (۲۰) الکامل للمبرد (۲۱) کتاب الحجۃ(۲۲) کتاب التمام (۲۳) کتاب الحیوان للجاحظ(۲۴)اور ابی تمام کے اشعار (۲۵) کا سہارا لیا ہے۔

تفسیر کشاف میں زمخشری کا منہج واسلوب:

تفسیر کشاف کا مطالعہ کرنے سے یہ بات عیاں ہو جاتی ہے کہ علامہ زمخشری نے تفسیر میں ایسا منہج اختیار کیا ہے۔ جس سے وہ قرآن کریم کے وجوہ اعجاز، بلاغت، بیان اور محسنات بدیعہ کی مباحث کے ساتھ ساتھ معتزلی عقائد کو ثابت کر سکیں اور یہ بات بھی حقیقت ہے کہ علامہ

زمخشری نے تفسیر بالماثور کو بھی اتنی اہمیت نہیں دی ہے۔ جتنی انہیں دینی چاہئے تھی، جیسے فرمایا:

" وَ الْكٰفِرُوْنَ ہُمُ الظّٰلِمُوْنَ (26) تملیک طالوت واظہار بالایة التی ھی نزول التابوت من السماء"(27)

(اور کافر ہی ظالم لوگ ہیں۔اس میں طالوت کی تملیک اور اس آیت کا اظہار جو آسمان سے تابوت کے نازل ہونے کا ذکر ہے۔)

علامہ زمخشری نے تفسیر میں احادیث، اقوال صحابہ وتابعین کے علاوہ علوم قرآن واحادیث کی مباحث کے ساتھ ساتھ فقہی احکامات بھی ذکر کئے ہیں۔ لیکن زمخشری نے زیادہ تر تفسیر میں علم نحو، صرف، علم بلاغت و بیان ہی پر زور دیا ہے۔ زمخشری آیت کا ما قبل آیت سے ربط ذکر کرنے کے بعد اعراب، قراءات اور صرفی نحوی ابحاث کے بعد عمومی طور پر آیت کے الفاظ کی تفسیر ذکر کرتے ہیں۔ زمخشری اپنی تفسیر میں لفظ بلفظ تفسیر کو بہت ہی اہمیت دیتے ہیں۔ جیسے سورہ بقرہ کی ابتدائی آیت میں فرماتے ہیں:

"ومعنى هُدىً مِنْ رَبِّهِمْ أى منحوه من عنده وأوتوه من قبله، وهو اللطف والتوفيق الذي اعتضدوا به على أعمال الخير"(28)

(ہدی من ربہم کا معنی کہ ان کو رب کی جانب سے عطا کیا گیا ہے اور اسی طرف سے عنایت کی گئی ہے۔ ہدایت سے مراد لطف، توفیق ہے جو نیک اعمال کرنے کی حاصل ہوتی ہے۔)

علامہ جاراللہ زمخشری کا منہج تفسیر کی چند اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

ا۔ تفسیر قرآن میں علم بلاغت کا اہتمام:

زمخشری چونکہ خود بلاغت وادب میں مہارت تامہ رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ تفسیر قرآن میں بلاغت کے نکات اور حقائق کا خصوصی طور پر اہتمام کیا ہے اور خود زمخشری فرماتے ہیں کہ:

"ولا يغوض على شئ من تلك الحقائق الارجل قد برع فى علمين مختصين بالقرآن وهما علم المعانى و علم البيان(29)

قرآن مجید کے حقائق واسرار پر وہی شخص واقف ہو سکتا ہے جو علم معانی اور علم بیان پر مکمل عبور رکھتا ہو۔ جاراللہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں علم بلاغت میں بہت ہی عمدہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ جیسے امام ذہبی لکھتے ہیں:

والذى يقراء ما اور ده الزمخشرى عند تفسير ہ لكثير من الايات من ضروب الاستعارات والمجازات والاشكال البلاغية الاخرىٰ يرىٰ ان الزمخشرى كان يحرص كل الحرص علىٰ ان يبرز فى حلة بديعة جمال اسلوبه و كمال نظمه(30)

علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر میں بہت سی آیات میں استعارات، مجازات اور بلاغت کی دیگر اشکال کثرت کے ساتھ ذکر کی ہیں اور یہ بات دیکھی گئی ہے کہ زمحشری خوبصورت اسلوب اور بہترین ترتیب کے ساتھ وجہ اعجاز کو ایک نئے زیور کی طرح بند کرتے ہیں۔

جیسے امام زمخشری قل ان كنتم تحبون الله کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"محبة العباد لله مجاز عن إرادة نفوسهم اختصاصه بالعبادة دون غيره ورغبتهم فيها. ومحبة الله عباده أن يرضى عنهم ويحمد فعلهم ـ"(31)

اللہ کی بندوں کے ساتھ محبت کا مجازی معنی بندوں کا اپنے نفس کو اس کی عبادت کے ساتھ خاص کر دینا ہے۔اسکے علاوہ ان کی رغبت کسی میں نہ ہونا ہے۔اور اللہ کی محبت بندوں سے اللہ ان سے راضی ہو اور ان کے افعال کی تعریف کرے۔

لغت و نحو کو اہمیت:

علامہ زمخشری نے اپنی تفسیر قرآن میں لغت، صرف اور نحو کا اہتمام خصوصی طور پر کیا ہے۔تقریباً تمام مقامات پر آیت کے مفردات کی بہت تفصیلاً شرح کرتے ہوئے الفاظ کا اشتقاق، کلمات کا اعراب اور نحوی تراکیب ذکر کی ہیں۔پھر اس پر کلام عرب سے اشعار بطور استشھاد بھی ذکر کرتے ہیں علماء لغت اور نحویوں کے اختلافات کو بھی ذکر کرتے ہیں۔(32)

علامہ جار اللہ زمخشری ''تفسیر کشاف'' میں نحوی و صرفی تراکیب کو بہت ہی اہمیت کے ساتھ بیان کیا ہے اور تراکیب میں جتنے بھی ممکنہ احتمالات ہوتے ہیں ان سب کو ذیل میں ذکر کرتے ہیں۔جیسے وَ اِذَا تُتْلٰی عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا کَانَ حُجَّتَہُمۡ(33) کے ماتحت بیان کرتے ہیں۔

وقریٔ حجتهم بالنصب والرفع علیٰ تقدیرخبرکان وتاخیره(34)

اللہ کے فرمان ''حجتھم'' میں نصب اور رفع دونوں پڑھے جاتے ہیں کیونکہ کان کی خبر یہاں مقدر ہے۔

اسباب نزول کا ذکر:

علامہ جار اللہ نے تفسیر کشاف میں بہت سے مقامات پر آیات کا سبب نزول بھی ذکر کیا ہے۔شان نزول کے لئے مستند روایات ذکر کرتے ہیں (35)اور جب کبھی شان نزول کو ''قیل'' یا''روی'' کے ساتھ ذکر کرتے ہیں تو یہ حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ ہوتا ہے۔یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ سبب نزول میں ممکنہ روایات بھی ذکر کر دیتے ہیں۔جیسے سورۃ الھمزہ کا شان نزول بیان کرتے ہیں:

نزلت فی الاخنس بن شریق وکانت عادته الغیبة والواقیعة وقیل فی امیة بن خلف وقیل فی الولید بن المغیرة واغتیابه لرسول الله وغضه فیه ویجوزان یکون السبب خاصا والوعید عاماً۔(36)

کہا گیا ہے کہ ''سورۃ ھمزہ'' اخنس بن شریق کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور غیبت اور چغل خوری اسکی عادت تھی۔بعض روایات کے مطابق یہ امیہ بن خلف کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بھی کیا گیا ہے کہ یہ ولید بن مغیرہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے کیونکہ وہ رسول پاک کی غیبت کرتا رہتا تھا اور یہ بھی احتمال ہے کہ سبب نزول تو خاص ہو لیکن وعید عام ہو یعنی سب کے لئے ہو۔

قراءات کا ذکر:

علامہ زمخشری تفسیر کے ضمن میں مختلف قراءات بھی ذکر کرتے ہیں۔اصل ان قراءات کی روشنی میں وجوہ اعجاز اور بلاغت کے اسرار اور موز بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔جیسے ''سورۃ فاتحہ'' کی پہلی آیت کے متعلق لکھتے ہیں:

وقراء زید بن علی (رب العالمین) بالنصب علی المدح(37)

زید بن علی نے رب العالمین پر نصب بالمدح پڑھا ہے۔

زمخشری قراءت کے ذکر کرنے میں اس بات کا بھی خیال رکھتے ہیں کہ یہ قراءات، قواعد نحویہ و صرفیہ کے موافق بھی ہے یا نہیں جیسے:

وَ كَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِہِمْ (38) حيث رفض قراء ة ابن عامر برفع (قتل) ونصب(اولادهم) وجر (شر كاء هم) وقد تعقبه ابن المنير(39)

ابن عامر نے قتل کا رفع، اولادھم میں نصب اور شرکاءھم کو مجرور پڑھا ہے۔ اس قرأت کی مخالفت ابن المنیر نے کی ہے۔

عقائد کا بیان:

زمخشری چونکہ خود معتزلی اور علم کلام سے وابستہ تھا اسی وجہ سے انہوں نے آیات کی تفسیر سے اپنے مخصوص معتزلہ کے عقائد ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جیسے زمخشری نے خطبہ کا آغاز ہی معتزلی عقائد سے شروع کیا ہے۔ فرمایا الحمد للہ الذی خلق القرآن، پھر بعد کے نسخوں میں الحمد للہ الذی جعل القرآن لکھا جانے لگا ہے۔ لیکن اب موجود ''تفسیر کشاف'' کے نسخہ جات میں الحمد له الذى انزل القرآن ہے۔(40)

زمخشری نے بہت مقامات پر آیات کا مفہوم کھینچ کھینچ کر معتزلی عقائد کو ثابت کرنے کی حتی الوسع کوشش کی ہے۔ جیسے وہ قیامت والے دن رؤیۃ باری تعالیٰ کی نفی کرتے ہیں۔(41)

معتزلہ کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ شر (برائی) کا ارادہ کرتا ہے اور نہ ہی کوئی برائی کرتا ہے۔ یعنی اللہ شر کا خالق نہیں ہے۔ جبکہ یہ مسئلہ اہل سنت کے عقیدہ کے خلاف ہے۔ زمخشری کے خیال میں معتزلہ کے اس عقیدہ کے خلاف جہاں جہاں بھی قرآنی آیات مخالف آئی ہیں۔ علامہ زمخشری ان کی تاویل کرتے ہیں جیسے سورۃ جاثیہ میں لکھتے ہیں:

" اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ وَ اَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ" (42)

سو کیا آپ نے اس شخص بھی حالت دیکھی ہے جس نے اپنی خواہش نفسانی کو اپنا خدا بنا رکھا ہے اور اللہ نے اسکو باوجود سمجھ بوجھ کے گمراہ کر دیا ہے۔

یہاں گمراہی کی نسبت اللہ کی طرف کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں علامہ زمخشری اسکی تاویل یوں کرتے ہیں:

"واضله الله على علم و تركه عن الهداية "(43)

(یعنی اللہ نے اسکو علم ہونے کے باوجود ہدایت سے محروم کر دیا ہے۔)

اسطرح معتزلہ کا ایک عقیدہ یہ ہے کہ جادو کی نہ تو کوئی حقیقت ہے اور نہ ہی اسکا کوئی اثر ہے۔ قرآن مجید میں جہاں جہاں بھی سحر کا لفظ آیا ہے۔ علامہ زمخشری نے وہاں پر معتزلہ کا عقیدہ ثابت کیا ہے اور جو سحر یا جادو کے متعلق روایات ہیں۔ علامہ زمخشری ان سب کو ضعیف قرار دیتے ہیں اور کلی طور پر اس بات کا انکار کرتے ہیں کہ جادو کا کوئی اثر نہیں ہے۔ جیسے فرماتے ہیں:

الجماعات السواحر الاتى يعقد ن عقداً فى خيوط وينفثن عليها ويرتين والنفث النفح من ريق ولا تاثير لذلک (44)

جادو گروں کی وہ جماعت ہے جو دھاگوں میں گھانٹے دیتی ہیں پھر اس پر دم کرتی ہیں اور نفث کا معنی تھوک کے ساتھ پھونک دینا ہے اور اس

جادو کا بالکل اثر نہیں ہے۔

فقہی اختلافات کی نشاندہی:

علامہ جاراللہ زمخشری خود حنفی ہیں اور اپنے آپ حنفی کہلواتے ہیں۔ لیکن وہ فقہی مسائل میں معتدل ہیں۔ تفسیر میں فقہی اختلافات کو بہت ہی کم ذکر کرتے ہیں۔ احکام کی آیات میں فقہاء کی آراء اور اقوال بھی نقل کر دیتے ہیں اور بعض دفعہ تو فقہی احکامات تفصیل کے ساتھ بھی بیان کرتے ہیں۔ جیسے اعتکاف کی تعریف اور اعتکاف کے مشہور فقہی مسائل ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

والاعتكاف ان يحبس نفسه فى المسجد يتعبد فيه والمراد بالمباشرة الجماع لما تقدم من قوله(45)

اعتکاف یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو عبادت کی غرض سے مسجد میں روکے اور مباشرت سے مراد جماع ہے۔

آئمہ کے اقوال ذکر کرتے وقت علامہ زمخشری کی عبارات میں بعض دفعہ احناف کی ترجیح معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اکثر مقامات پر صرف عندابی حنیفۃ کہہ کر بات ختم کر دیتے ہیں۔ جیسے محصر کی قربانی کے متعلق فرماتے ہیں:

قلتُ ان كا ن حاجا فبا الحرم متى شاء عندابى حنفية يبعث به (46)

محصر اگر حرم میں ہے تو امام ابو حنیفہ کے نزدیک جب چاہے ھدی کر دے۔

بعض مقامات پر احناف کے مسلک کی نسبت عندنا کی طرف بھی کر دیتے ہیں۔ جیسے:

هدى المتعة وهو نسک عند ابى حنفية وياكل منه وعند الشافعى يجرى مجرى الجنايات ولا ياكل منه ويذبحه يوم النحر عند نا وعنده يجوز ذبحه اذا احرم بحجته۔ (47)

حج تمتع کی ھدی ہی قربانی ہے۔ امام ابو حنیفہ کے نزدیک حاجی اس سے کھا سکتا ہے۔ امام شافعی کے نزدیک یہ قربانی جنایات کے قائم مقام ہے۔ لہٰذا اس سے نہیں کھا سکتا ہے۔ ہمارے نزدیک یوم النحر ذبح کرے اور امام شافعی کے نزدیک جب حج کا احرام باندھ لے تو اس وقت وہ ذبح کر سکتا ہے۔

کئی مقامات پر علامہ زمخشری نے دیگر مذاہب کے نظریات کا رد بھی کیا ہے اور احناف کے مذہب کو ترجیح دی ہے۔ لیکن عمومی طور پر زمخشری معتدل سمجھے جاتے ہیں۔ احناف کے مسلک کو ثابت کرنے میں شدت اور تعصب کا مظاہرہ نہیں کیا ہے جیسا کہ محمد حسین ذہبی لکھتے ہیں:

وهو معتدل لا يتعصب لمذهبه الحنفى (48)

زمخشری کا مذہب اعتدال کا ہے حنفی فقہ میں وہ تعصب سے کام نہیں لیتے ہیں۔

اسرائیلی روایات کے بارے میں زمخشری کا موٴقف:

مجموعی طور پر اگر تفسیر کشاف کو دیکھا جائے تو علامہ زمخشری نے تفسیر میں بہت ہی کم احادیث ذکر کی ہیں۔ لیکن زمخشری کوشش کرتے ہیں کہ صحیح احادیث کے مجموعہ سے حدیث لائی جائے۔ زمخشری نے تفسیر میں اس طرح سے اسرائیلی روایات وقصص ذکر نہیں کئے ہیں۔ جس

طرح دیگر مفسرین نے ذکر کئے ہیں۔ زمخشری اسرائیلی روایات کو ذکر کرنے میں بہت ہی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔ جہاں کہیں ذکر بھی کرتے ہیں تو انتہائی محتاط رہتے ہیں۔ تفسیر کشاف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ زمخشری نے اسرائیلی روایات کے بارے میں تین بنیادی اصولوں سے کام لیا ہے وہ درج ذیل ہیں:

۱۔ اگر اسرائیلی روایت یا قصہ، ہماری شریعت اور روایات صحیحہ کے مطابق ہو تو علامہ زمخشری ان روایات یا قصص کو تفصیل کے ساتھ ذکر کرتے ہیں اور ان روایات کے نقل کرنے میں تذبذب کا بھی شکار نہیں ہوتے ہیں جیسے سورۃ مریم میں ہے:

وَ اذۡکُرۡ فِی الۡکِتٰبِ مَرۡیَمَ ۘ اِذِ انۡتَبَذَتۡ مِنۡ اَہۡلِہَا مَکَانًا شَرۡقِیًّا (49)

مکاناً شرقیاً کی تفصیل بیان کرتے ہیں:

قعدت فی مشرفة لاغتسال من الحیض محتجبة بحائط اوبشیء یسترھا وکان موضعھا المسجد فاذا حاضت تحولت الی بیت خالتھا فاذا طھرت عادت الی المسجد۔ (50)

پس مریم حیض کا غسل کرنے کے لئے ایک الگ کونے میں بیٹھی اور وہاں دیوار کا پردہ تھا یا کسی اور چیز کا تھا اور یہ الگ جگہ مسجد کا حصہ تھی۔ جب حضرت مریم کو حیض آتا تو اپنے خالہ کے گھر میں چلی جاتی اور جب پاک ہو جاتیں تو پھر مسجد کی طرف لوٹ آتی۔

اب چونکہ یہ واقعہ قرآن کے الفاظ سے مطابقت رکھتا ہے۔ لہذا زمخشری نے س واقعہ کو بہت ہی تفصیل کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

۲۔ جب کوئی اسرائیلی روایات یا اسرائیلی قصہ دین اسلام کے اصول و قواعد کے مخالف نہ ہو۔ لیکن علامہ جار اللہ زمخشری کو اس واقعہ یا روایت کی صحت کا یقین ہو تو پھر بھی زمخشری اس روایت کو ایسے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں جن سے ان واقعات کے ضعف کا اشارہ ملتا ہے۔ اس صورت میں "قیل" کے ساتھ اکثر اور کبھی کبھی "روی" کے ساتھ بھی نقل کرتے ہیں۔

جیسے حضرت جبرائیل کی اس صورت کا واقعہ نقل کرتے ہیں جس صورت میں حضرت جبرائیل، حضرت مریم کے پاس آئے فرمایا:

وقیل قام بین ید یھا فی صورۃ ترب لھا اسمه یوسف من خدم بیت المقدس۔ (51)

جبرائیل یوسف نامی شخص کی صورت میں آئے اور یوسف بیت المقدس کے خادمین میں سے ایک خادم ہے۔

۳۔ ایسی اسرائیلی روایات یا قصہ جو صراحتاً دین اسلام کے مسلمہ عقائد و اصول کے مخالف ہو یا ان واقعات سے انبیاء کرام کی گستاخی و بے ادبی معلوم ہوتی ہو تو ایسی روایات کو جہاں کہیں زمخشری ذکر کرتے ہیں۔ تو پھر ان کا معاقبہ کر کے ان کا رد بھی بیان کرتے ہیں لیکن ان روایات کا ذکر کرنے میں علامہ زمخشری بہت ہی احتیاط سے کام لیتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کا دعویٰ ہے کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں۔ اس کو قرآن مجید نے یوں بیان کیا ہے:

وَ قَالَتِ الۡیَہُوۡدُ وَ النَّصٰرٰی نَحۡنُ اَبۡنٰٓؤُا اللّٰہِ وَ اَحِبَّآؤُہٗ (52)

اس ضمن میں زمخشری یوں روایت ذکر کرتے ہیں:

ابناء الله اشیاع ابنی الله عزیر والمسیح کما قیل لا شیاع ابی حبین وھو عبدالله بن النربیر وکما کان یقول رھط مسیلمة (53)

ابناءاللہ سے مراد اللہ کی اتباع کرنے والے حضرت عزیر اور حضرت مسیح ہیں جیسے کہا جاتا ہے ابو جبین کے اشیاع عبد اللہ بن زبیر ہیں۔ یہ اسی طرح جیسے رھط مسیلمہ کہا جاتا ہے۔

درج بالا عبارت میں علامہ زمخشری نے اسرائیلی روایات کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اب ان روایات کی روشنی میں یہود و نصاریٰ کے دعویٰ کا رد یوں بیان کرتے ہیں:

لو كنتم ابناء الله لكنتم من جنس الأب غير فاعلين للقبائح ولا مستوجبين للعقاب ولو كنتم احباء ه لما عصيتموه (54)

اگر تم اللہ کے بیٹے ہو تو تمہیں باپ کی جنس میں سے ہونا چاہیے نہ تو تم گناہ کرنے والے ہوگے اور نہ ہی تم کو کسی گناہ پر عذاب ہوگا اور اگر تم اس کے محبوب اور پسندیدہ ہو تو تم کیوں اسکی نافرمانی کرتے ہو۔

موضوع احادیث کا استعمال:

علامہ جار اللہ زمخشری نے تفسیر میں جہاں سورتوں کے فضائل و کمالات بیان کئے ہیں۔ وہاں پر زمخشری سے احادیث صحیحہ کے لانے میں تساہل ہوا ہے۔

الا حاديث النبوية قليلة فيه ايضاً وقلما يعتمد المؤلف على الحديث فى شرحه، لمعنى الاية ومع ذلک فان فيه عدداً وافراً من الاحاديث الموضوعة دون ان ينبه على ذلک ولا سيما فى فضائل السور اذا كان يورد فى آخر كل سورة الاحاديث التى تشير الى فضلها و ثواب قراء تها ومعظما موضوع (55)

تفسیر کشاف میں احادیث بہت ہی کم ہے اور بہت تھوڑا ہی مصنف تفسیر القرآن بالحدیث پر آیت کے معنی و شرح کے لئے عمل کرتے ہیں۔ پھر اس میں کثرت کے ساتھ احادیث موضوعہ ہیں اور ان احادیث موضوعہ کی نشاندہی بھی نہیں کی گئی ہے۔ خصوصی طور پر احادیث موضوعہ سورتوں کے آخر میں ذکر کی گئی ہیں جو اس سورۃ کی فضیلت اور ثواب پر دلالت کرتی ہیں اور وہ بڑی بڑی مشہور موضوع روایات ہیں۔

اشعار کا استعمال:

زمخشری نے چونکہ علم بیان و بدیع کے حوالہ سے نکت بیان کرتے ہیں تو لا محالہ وجوہ اعجاز بیان کرنے کے لئے اشعار کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور اکثر اوقات اشعار میں شاعر کا نام بھی ذکر کر دیتے ہیں۔ سورۃ البقرہ میں اسم اشارہ کی بحث میں شعر ذکر کرتے ہیں:

قال الذيبانى نبئت نعمى على الهجران عاتبة سقبا ورعيا لذالک العاتب(56)

نتائج

- تفسیر کشاف کا آسان اردو زبان میں ترجمہ وقت کی ضرورت ہے۔
- تفسیر کشاف میں معتزلی عقائد کی نشاندہی کے لئے اردو زبان میں تحقیق کرنا ضروری ہے۔
- قرآن مجید پر مستشرقین کے اعتراضات کے جواب کے لئے تفسیر کشاف میں بیان کردہ علوم بلاغت کی ابحاث کو منظر عام پر لانے کی

انتہائی ضرورت ہے۔

خلاصہ:

قرآن مجید ایک لاریب اور من جانب اللہ کلام ہے۔ قرآن مجید فصاحت وبلاغت اور تحدی کے اعتبار سے ایسی کتاب ہے۔ جس کا مقابلہ کرنے سے عرب کے فصحاء وبلغاء عاجز آ گئے تھے۔ قرآن کی فصاحت وبلاغت کے لحاظ سے تفسیر کشاف ایک عمدہ تفسیر ہے۔ قرآن کے ادبی حسن کو جاننے کے لئے تفسیر کشاف کا مطالعہ ضروری ہے۔ اکثر علماء لغت کا اس بات ہر اتفاق ہے کہ قران مجید میں نحوی و صرفی، بلاغت وبیان کی ابحاث کا مطالعہ کرنے کے لئے تفسیر کشاف ایک بنیادی مصدر کا درجہ رکھتی ہے۔ تفسیر کشاف کا اسلوب بیان ایک عام قاری اور لغت عرب سے ناواقف شخص کے لئے مشکل ہے۔ لہذا تفسیر کشاف کے مطالعہ سے مروجہ علوم عقلیہ ونقلیہ پر عبور لازمی ہے۔

حواشی وحوالہ جات

ا۔ابن خلکان، ابوالعباس احمد بن محمد، متوفی ۶۸۱ھ، وفیات الاعیان، بیروت، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، دار صادر بیروت لبنان، ۱۹۷۷ء، ج۵، ص ۱۷۳

۲۔جوینی، ڈاکٹر مصطفی الصاوی، منہج الزمخشری فی تفسیر القرآن، قاہرہ، دار المعارف قاہرہ مصر، ص ۲۷

۳۔ماوراء النھر کے بڑے شہروں میں سے ہے ازبکستان میں واقع ہے، (حموی، یاقوت، معجم البلدان، دار صاور بیروت ۱۳۹۸ھ، ج۱، ص ۳۵۳)

۴۔ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج۵، ص ۱۶۹، ۱۷۰

۵۔ خراسان کا مشہور شہر ہے۔(حموی، یاقوت، معجم البلدان، ج، ۵، ص ۱۱۲)

۶۔ حموی، یاقوت، معجم الادباء، تحقیق ڈاکٹر احسان عباس، بیروت، دار صادر بیروت، ج۶، ص ۲۶۸۵، ۲۶۸۶

۷۔زرکلی، خیر الدین بن محمود، متوفی ۱۳۹۶ھ، الاعلام، بیروت، دار الملایین، ۱۹۸۰ء، ج۵، ص ۲۸۹

۸۔ حموی، یاقوت، معجم الادباء، ج۶، ص ۲۶۱۸

۹۔ حموی، یاقوت، معجم الادباء، ج، ۵، ص ۱۹۶۱

۱۰۔ سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر، متوفی ۹۱۱ھ، بغیۃ الوعاۃ فی طقات اللغوین والنحاۃ، تحقیق محمد عبدالرحیم، بیروت، دار الفکر بیروت، ۱۴۲۵ھ، ج۲، ص ۲۳۵

۱۱۔ابن خلکان، وفیات الاعیان، ج۵، ص ۱۷۳

۱۲۔ایضا

۱۳۔ حموی، یاقوت، معجم الادباء، ج۶، ص ۲۶۹۱

۱۴۔ابن اثیر جزری، علی بن ابی الکرم، متوفی ۶۳۰ھ، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ، مصر، جمعیۃ المعارف، ۱۳۸۶ھ، ج۳، ص ۲۲۵ تا ۲۲۴

۱۵۔زمخشری، محمود بن عمر، متوفی ۵۳۸، تفسیر کشاف، بیروت، دار لکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ، ج۱، ص ۲۸۴، ۳۰۸، ۳۳۷

۱۶۔ زمخشری، تفسیر کشاف، ج، ۲۔ ص، ۸۴، ۸۹، ۱۵۴۔(زجاج کا نام ابراہیم بن السری بغداد میں ۲۴۱ھ کی پیدائش اور وفات ۳۱۱ھ ہے۔ زرکلی، الاعلام، ج۱، ص ۳۳)

۱۷۔زمخشری کشاف، ج۱، ص ۱۸، (زمانی کا نام علی بن عیسیٰ بن عبداللہ، متکلم اور معتزلی ہیں۔ ولادت ۲۹۶ھ اور وفات ۳۸۶ھ ہے۔ زرکلی، الاعلام، ج۱، ص ۳۳۰)

۱۸۔ زمخشری، کشاف(i)ج۱، ص۵۴۲،(ii)ج۲، ص۲۵۹، ۲۶۰

۱۹۔ زمخشری، کشاف(i)ج۱، ص۱۱۸، ۱۲۰(ii)ج۲، ص۲۶۰

۲۰۔ زمخشری، کشاف(i)ج۱، ص۳۱(ii)ج۲، ص۱۴۱(iii)ج۴، ص۲۲۱

۲۱۔ زمخشری، کشاف(i)ج۱، ص۵۳۶(ii)ج۲، ص۴۵۶: (الکامل، مبرد کی کتاب ہے نحو کے بہت بڑے امام ہیں بصرہ میں ولادت ۲۱۰ھ اور بغداد میں وفات ۲۸۲ھ ہے۔ زرکلی، الاعلام ج۷، ص۱۴۴)

۲۲۔ زمخشری، کشاف ج۱، ص۳۱: (کتاب الحجۃ، ابو علی الفارسی حسن بن احمد کی تصنیف ہے۔ ولادت ۲۸۸ھ اور وفات ۳۷۷ھ بغداد میں ہے۔ زرکلی، الاعلام، ج۲، ص۱۸۹، ۱۹۰)

۲۳۔ زمخشری، کشاف، ج۳، ص۱۰: (یہ تصنیف ابن جنی، عثمان بن جنی الموصلی کی ہے جو کہ ادب اور نحو کے امام ہیں زرکلی، الاعلام، ج۴، ص۲۰۴)

۲۴۔ زمخشری، کشاف، ج۳، ص۳۵، (جاحظ کا نام عمرو بن بحر بن محبوب ہے بہت بڑے امام ہیں۔ معتزلی مذہب رکھتے ہیں ولادت ۱۶۳ھ، وفات ۲۵۵ھ زرکلی، الاعلام، ج۵، ص۷۴)

۲۵۔ (i)زمخشری، کشاف، ج۱، ص۸۴(ii)ج۴، ص۸۱۷

۲۶۔ البقرہ، ۲۵۴

۲۷۔ زمخشری، کشاف، ج۱۔ ص۲۹۷، آیت نمبر ۲۵۴

28۔ کشاف ج:1، ص:45

29۔ ایضا، ج۱، ص۷

30۔ ذہبی، محمد حسین، دکتور، التفسیر والمفسرون، قاہرہ، مکتبہ وھبۃ القاہرہ، ۱۴۲۱ھ، ج۱، ص۳۱۳

31۔ زمخشری۔ الکشاف، 35/1

32۔ زمخشری، کشاف، ج۱، ص۲۲، ۲۳، ۲۶، ۲۷، ۳۱تا۳۵

33۔ الجاثیہ، ۲۵

34۔ زمخشری، کشاف، ج۴، ۲۹۱

35۔ ایضا، ج۱۔ ص۱۱۷، ۲۵۷

36۔ زمخشری، کشاف، ج۱، ص۲۵۶، ۳۱۴، ۵۰۰

37۔ ایضا، ج۱، ص۱۰

38۔ الانعام، ۱۳۷

39۔ زمخشری، تفسیر کشاف ج۲، ص۶۷، ۶۶

40۔ ایضا، ج۱، ص۱

41۔ ایضا، ج۴، ص۶۴۹، ۶۵۰

42۔ الجاثیہ: ۲۳

43۔زمخشری، کشاف، ج۴، ص۲۹۱

44۔ایضا، ج، ۴، ص۸۲۱

45۔ایضا، ج۱، ص۲۳۲

46۔ایضا، ج۱، ص۲۴۰

47۔ایضا، ج۱، ص۲۴۱

48۔ذہبی، التفسیر والمفسرون، ج۱، ص۳۳۴

49۔مریم:۱۶

50۔زمخشری، کشاف، ج۳، ص۹

51۔ایضا، ج۳، ص۳۵

52۔القرآن: المائدہ:۱۸

53۔زمخشری، کشاف، ج۱، ص۶۱۸

54۔ایضاً

55۔صباغ، ڈاکٹر، لمعات فی علوم القرآن واتجاہات التفسیر، بیروت، المکتب الاسلامی، ۱۴۱۰ھ، ص۲۴۶،

56۔زمخشری، کشاف، ج۱، ص۳۲

References

1. Ibn Khalqan, Abu al-Abbas Ahmad bin Muhammad, d. 681AH, Wafiyat al-Ayyan, Beirut, Research by Dr. Ihsan Abbas, Dar Sadr, Beirut, 1977, vol.5, p. 173
2. Juwayni, Dr. Mustafa al-Sawi, Minhaj al-Zamakhshari fi Tafsir al-Qur'an, Cairo, Dar-ul-Ma'arif Cairo, Egypt, p. 27
3. Mawra is one of the major cities of Al-Nahr, located in Uzbekistan, (Hamwi, or Shakti, Mu'jam al-Baldan, Dar-e-Saawar, Beirut , 1398AH, vol. 1, p. 353)
4. Ibn Khalqan, Wafiyat al-Ayyan, vol. 5, p. 169, 170
5. Khorasan is a famous city. (Hamwi, Yakut, Mu'jam al-Baldan, j. 5, p. 112)
6. Hamwi, Ya Qutb, Mu'jam al-Adaba, Research by Dr. Ihsan Abbas, Beirut, Dar Sadr, Beirut, vol.6, pp. 2685, 2686
7. Zarqali, Khair-ud-Din bin Mahmud, d. 1396AH, al-A'lam, Beirut, Dar al-Malayyin, 1980, vol. 5, p. 289
8. Hamwi, Ya Qutb, Mu'jam al-Adaba, vol.6, p. 2618
9. Hamwi, Ya Shakti, Mu'jam al-Adaba, vol. 5, p. 1961.
10. Sayuti, 'Abd al-Rahman ibn Abi Bakr, d. 911AH, Bughiyat al-Wa'ah fi Taqat al-Laghween wa'l-Nihaah, Research by Muhammad Abdul Rahim, Beirut, Dar-ul-Fikr, Beirut, 1425AH, vol. 2, p. 235
11. Ibn Khalqan, Wafiyat al-Ayyan, vol.5, p. 173
12. edict
13. Hamwi, ya Shakti, Mu'jam al-Adaba, vol.6, p. 2691
14. Ibn Athir Al-Jajari, 'Ali ibn Abi al-Karam, d. 630AH, Usdul Ghaba fi Marifat al-Sahaba, Egypt, Jamiat al-Ma'ari, vol.3, pp. 225-224
15. Zamakhshari, Mahmud b. 'Umar, d. 538, Tafsir Kashaf, Beirut, Dar-ul-Kitab al-Arabi, vol.1, pp.284, 308, 337
16. Zamakhshari, Tafsir Kashaf, vol. 2. pp. 84, 89, 154. (Zajaj's name is Ibrahim bin Al-Sari in Baghdad)

The birth and death of 241 AH is 311AH. Zarqali, al-'Amal, vol.1, p.33)
17. Zamakhshari Kashaf, vol. 1, p. 18, (The name of zamani is Ali b. Isa b. 'Abd Allah, Mutaklam and Mu'tazili. He was born in 296AH and died in 386AH. Zar kali, al-Allam, vol.1, p. 330)
18. Zamakhshari, Kashaf (i) vol.1, p. 542, (ii) vol.2, p.259, 260
19. Zamakhshari, Kashaf (i) vol.1, p. 118, 120 (ii) vol.2, p.260
20. Zamakhshari, Kashaf (i) vol.1, p. 31 (ii) vol.2, p.141 (iii) vol.4 , p.221
21. Zamakhshari, Kashaf (i) vol. 1, p.536 (ii) vol. 2, p.456: (Al-Kamil, the book of Mubard, is the great imam of Nahu, born in Basra in 210AH and died in Baghdad in 282AH. Zarqali, al-Allam, vol.7, p.144)
22. Zamakhshari, Kashaf vol.1, p. 31: (Kitab al-Hijjah, written by Abu 'Ali al-Farsi Hasan b. Ahmad. He was born in 288AH and died in Baghdad in 377AH. Zarqali, al-'Amal, vol.2, pp. 189-190)
23. Zamakhshari, Kashaf, vol.3, p. 10: (This work is written by Ibn Jini, Uthman bin Jini al-Musul, imam of literature and syntax.
24. Zamakhshari, Kashaf, vol. 3, p. 35, (Jahaz's name is Amr bin Bahr bin Mahbub. Mu'tazilites are born in 163AH, died 255AH Zarkali, al-Allam, vol.5, p.74.
25. (i) Zamakhshari, Kashaf, vol.1, p. 84 (ii) vol. 4, p. 817
26. Al-Baqara, 254
27. Zamakhshari, Kashaf, vol. 1. P. 297, Verse No. 254
28. Kashaf vol. 1, p. 45
29. Ibid., vol.1, p. 7
30. Al-Dhahabi, Muhammad Husayn, Daktoor, al-Tafseer wa'l-Mufasron, Cairo, Maktaba Wahbat al-Qahra, vol.1, p. 313
31. Zamakhshari. Al-Kashaf, 1/35
32. Zamakhshari, Kashaf, vol.1, pp. 22, 23, 26, 27, 31-35
33. Al-Jathiyya, 25
34. Zamakhshari, Kashaf, vol.4, 291
35. Ibid., c., 1. Pp. 117, 257
36. Zamakhshari, Kashaf, vol.1, pp. 256, 314, 500
37. Ibid., vol.1, p. 10
38. Al-Anam, 137
39. Zamakhshari, Tafsir Kashaf vol.2, pp. 67-66
40. Ibid., vol.1, p. 1
41. Ibid., vol.4, pp. 649, 650
42. Al-Jathiyya: 23
43. Zamakhshari, Kashaf, vol.4, p. 291
44. Ibid., vol. 4, p. 821
45. Ibid., vol.1, p.232
46. Ibid., vol.1, p. 240
47. Ibid., vol.1, p. 241
48. Al-Dhahabi, al-Tafseer wa'l-Mafsarun, vol.1, p. 334.
49. Mary: 16
50. Zamakhshari, Kashaf, vol.3, p. 9
51. Ibid., vol.3, p. 35.
52. Al-Qur'an: Al-Ma'ida: 18
53. Zamakhshari, Kashaf, vol.1, p. 618
54. edict
55. Saba'ah, Doctor, Lamat fi 'Ulum al-Qur'an wa'atjahat al-Tafseer, Beirut, al-Maktab al-Islami, 1410AH, p. 246.
56. Zamakhshari, Kashaf, vol.1, p.32